اللہ کے بندے مادہ پرست نہیں ہوتے۔

قاری ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالیٰ۔

مکتبہ دارالرحیل

اسلام صرف مسلمانوں کا دین نہیں بلکہ اسلام تمام انسانوں کا دین ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دینی شروع کی ہر نبی جب دعوت دینا شروع کرتا تھا تو کون مسلمان تھا اس علاقے میں سب غیر مسلم ہوا کرتے تھے؟ تو اسلام تمام انسانوں کا دین ہے الحمدللہ رب العالمین o سورہ فاتحہ ۔ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا ۔رب جو ہے رب العالمین ہے جو دین بھیجا ہے ذکر للعلمین ہے ان هو الا ذكر للعلمين سورة التکویر آیت 27 ۔ترجمہ : نہیں ہے یہ (قرآن کچھ اور) مگر نصیحت جہانوں کے لئے۔ اور جس رسول پر نازل کیا ہے وہ رحمت اللعالمین وما ارسلناک الا رحمۃللعلمین۔سورۃ الانبیاء 21 آیت 107 ۔ ترجمہ : اور نہیں ہم نے بھیجا آپ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہان والوں کے لئے ۔ غیرمسلم جب بھی اسلام کا سنتے ہیں فوراً ضد، تعصب اور تقلید آباد کی وجہ سے کہنے لگتے ہیں کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ تو مسلمانوں کی دین ہے۔تو یہ سوچ غلط ہے کہ اسلام صرف مسلمانوں کا دین ہے بلکہ اسلام تمام انسانوں کا دین ہے تمام انسانوں کے لیے ہے اور تمام انسانوں کو چاہیے

کہ اسلام کو قبول کریں۔ اسلام میں کوئی زبردستی نہیں ہے یہ بالکل واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ سورہ بقرہ 2 آیت 256 ۔ترجمہ : نہیں کوئی زبردستی دین میں۔ پیغمبروں کی ذمہ داری صرف دعوت پہنچانا ہے لوگ مانتے ہیں یا نہیں مانتے اس سے ان کا کوئی کام نہیں نہ ہی اس سے ان کے پیغمبرانہ مشن میں کوئی کمی یا نقصان ہوتا ہے۔انا ارسلناک بالحق بشیرا و نذیرا و لا تسئل عن اصحاب الجحیم ۔سورہ بقرہ 2 آیت 119. ترجمہ : بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور تم سے جہنمیوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

تو افسوس کی بات ہے کہ دنیا کی اکثر تہذیبیں کانی ہو چکی ہیں دجال کی طرح بس ایک آنکھ سے دیکھ رہی ہیں سارا بھاگ دوڑ جسم اور معدے کے لئےہے اور روح کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں حالانکہ انسان جسم و روح دونوں کا مجموعہ ہے۔ روح کے لئے ضروری ہے کہ اس سوال کا جواب تلاش کیا جائے کہ خیر کیا ہے اور شرکیاہے اسلام کے بغیر انسان اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں ناکام ہے کہ خیر کیا ہے

اور شرکیا ہے انسان نے دنیا کو حاصل کرنا آخرت کے خلاف سمجھا حالانکہ آخرت دنیا کے خلاف نہیں دین دنیا کے خلاف نہیں ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۔سورہ بقرہ 2 آیت 201. ترجمہ : اے ہمارے رب ! دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے۔ برائی تو تب ہوتی ہے جب انسان دین فراموش اور آخرت فراموش بن جاتا ہے ۔یعلمون ظهرا من الحیاہ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون . سورۃ الروم 30 آیت 7. ترجمہ : وہ جانتے ہیں ظاہر کو دنیا کی زندگی سے اور وہ آخرت سے وہ غافل ہیں ہیں ۔ ورنہ اگر دین پر چلو گے تو سب سے پہلا فائدہ دنیا میں ہی ملتا ہے۔ الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ سورۃ الرعد 13 آیت 28. الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئك لھم الامن وھم مھتدون۔ سورۃ الانعام 6 آیت 82 ترجمہ : جو لوگ ایمان لائے اور نہیں انہوں نے خلط ملط کیا اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ یہی لوگ ہیں انہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۔

من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن فلنحیینه حیاۃ طیبة ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون۔ سورۃ

النحل 16 آیت 97 ترجمہ : جس نے عمل کیا نیک کوئی مرد ہو یا عورت جب کہ وہ مومن ہو تو ہم ضرور زندگی بخشیں گے اس کو (دنیا میں) پاکیزہ زندگی اور البتہ ہم ضرور (بدلے) میں دیں گے انہیں ان کا اجروثواب بعوض ان بہترین (اعمال) کے جوتے وہ عمل کرتے.

وضرب اللہ مثلا قریۃ کانت امنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون. سورۃ النحل 16 آیت 112 ترجمہ : اور بیان کی اللہ تعالی نے ایک مثال, ایک بستی ہے کہ تھی وہ امن والی چین والی , آتا تھا اس کے پاس اس کا رزق بافراغت (وافر) ہر جگہ سے پھر اس (کے باشندوں) نے ناشکری کی اللہ کی نعمتوں کی تو چکھا دیا اس (بستی والوں) کو اللہ نے لباس بھوک اور خوف کا بوجہ اس کے جو تھے وہ کرتے. واضرب لھم مثلا الرجلین جعلنا لاحدھما جنتین.... سورۃ الکھف 18 آیت 32 تا 44 ترجمہ : اور آپ بیان کیجئے ان کے لئے ایک مثال دو آدمی ہیں ہم نے بنائے ان دونوں میں سے ایک کے لئے دو باغ انگوروں کے اور ہم نے باڑ لگا دیں دونوں کے گرد کھجور کے درختوں کی اور ہم نے بنا (اگا) دی ان کے درمیان کھیتی o دونوں باغوں نے دیا

اپنا پھل اور نہ کم کیا اس میں سے کچھ بھی اور ہم نے جاری کر دی ان دونوں کے درمیان ایک نہر o اور تھے اس کے لیے پھل تو اس نے کہا اپنے ساتھی سے جبکہ وہ گفتگو کر رہا تھا اس سے ' میں زیادہ ہوں تجھ سے مال میں اور زیادہ با عزت ہوں (تجھ سے)باعتبار جتھے کے o اور وہ داخل ہوا اپنے باغ میں جب کہ وہ ظلم کرنے والا تھا اپنے آپ پر اس نے کہا :نہیں میں گمان کرتا یہ کہ تباہ ہوگا یہ (باغ) کبھی بھی o اور نہیں میں گمان کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور البتہ اگر (بالفرض)میں لوٹایا گیا اپنے رب کی طرف تو میں ضرور پاؤں گا بہتر ان (باغوں) سے بھی لوٹ کر جانے کی جگہ کہااس سے اس کے (مومن) ساتھی نے جبکہ وہ جواب دے رہا تھا اسے کیا تو نے کفر کیا ہے اس ذات کے ساتھ جس نے پیدا کیا تجھے مٹی سے پھر نطفے سے پھر اس نے ٹھیک ٹھاک بنا دیا تجھے مرد؟

oلیکن (میں تو کہتا ہوں) وہی اللہ میرا رب ہے اور نہیں میں شریک ٹھہراتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی o اور کیوں نہیں جب تو داخل ہوا اپنے باغ میں تو نے کہا جو چاہے اللہ (وہی ہوگا) نہیں کوئی قوت مگر اللہ (کی توفیق) کے ساتھ ! اگر تو دیکھتا ہے مجھے کمتر

اپنے سے مال اور اولاد میں ﮦ تو امید ہے میرا رب یہ
کہ وہ دے مجھے زیادہ بہتر تیرے باغ سے اور وہ
بھیجے اس (تیرے باغ) پر کوئی عذاب آسمان سے تو
وہ (باغ) ہوجائے چٹیل میدان پھسلن والا ﮦ یا ہو جائے
اس کا پانی اتنا گہرا کے تو ہرگز نہ استطاعت رکھے
اسے ڈھونڈ لانے کی ﮦ اور گھیر لیا (تباہ کر دیا) گیا
اس کا پھل تو وہ ہو گیا ملتا تھا اپنی دونوں ہتھیلیاں
اس پر جو اس نے خرچ کیا اس میں جب کہ وہ (باغ)
گرا ہوا تھا اپنی چھتریوں پر اور وہ کہتا تھا کاش میں نہ
شریک ٹھہراتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی اور نہ
ہوئی اس کے لیے کوئی جماعت کہ وہ مدد کرتے اس
کی اللہ کے سوا اور نہ ہوا وہ خود بدلہ لینے والا (ہم
سے ﮦ(وہاں تو مدد اللہ سچے ہی کی (کارگر) ہے وہ
بہت بہتر ہے ثواب (دینے) میں اور بہت بہتر ہے اچھے
انجام سے بہرہ ور کرنے میں. لقد کان لسبا في مسکنهم
اية جنتان عن یمین وشمال کلوا من رزق ربکم واشکروا
له بلدة طیبة ورب غفور. ... سورة سبا 34 آیت 15 تا
21 ترجمہ : البتہ تحقیق تھی سبا (قوم) کے لئے ان کی
بستی میں ایک عظیم نشانی , دو باغ دائیں اور بائیں
طرف تم کھاؤ اپنے رب کے رزق میں سے اور تم شکر

کرو اس کا(یہ) شہر ہے پاکیزہ اور رب ہے بڑا بخشنے والا o پھر انہوں نے اعراض کیا تو ہم نے بھیج دیا ان پھر سیلاب بند کا اور ہم نے بدلے میں دئیے انہیں ان کے دو باغوں کے عوض دو باغ بدمزہ میوے والے اور (جس میں تھے)کچھ جھاؤ کے درخت اور کچھ درخت بیری کے تھوڑے سے o یہ ہم نے سزا دی انہیں بسبب اس کے جو انہوں نے کفر کیا اور نہیں ہم سزا دیتے مگر ناشکروں ہی کو oاور ہم نے (قائم) کر دی تھی ان کے درمیان اور ان بستیوں کے درمیان وہ جو کہ ہم نے برکت رکھی تھیں ان میں کچھ بستیاں باہم متصل (نظر آنے والی) اور ہم نے مقرر کر دی تھیں (منزلیں) ان میں چلنے کی (ہم نے کہا) تم چلو ان میں راتوں اور دنوں کو امن سے پھر انہوں نے کہا اے ہمارے رب تو دوری پیدا کردے ہمارے سفروں کے درمیان اور انہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر چنانچہ ہم نے بنا دیا انہیں افسانے اور ہم نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا انہیں مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کرنا بلاشبہ اس میں یقین عظیم نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر و شاکر کے لیے o اور البتہ تحقیق سچ کر دکھایا ان پر ابلیس نے اپنا اپنا خیال تو انہوں نے پیروی کی اس کی سوائے ایک فریق کے مومنوں

میں سے اور نہیں تھا اس کا ان پر کوئی زور مگر تاکہ ہم جان لے کون ایمان رکھتا ہے آخرت پر (الگ) اس سے کہ وہ اس کے بارے میں شک میں ہے اور آپ کا رب ہر چیز پر خوب نگران ہے۔

سورۃ القلم 68 آیت 17 تا 33. ترجمہ : بے شک ہم نے انہیں اسی طرح آزما لیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لیں گےoاور انشاء اللہ نہ کہا oپس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سو رہے تھے o پس وہ باغ ایسا ہوگیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی o پھر صبح ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو آوازیں دیںo

اگر تمہیں پھل اتارنے ہیں تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی سویرے چل پڑوo پھر جب یہ چپکے چپکے یہ باتیں کرتے ہوئے چلے o کہ آج اس (باغ) میں تمھارے پاس کوئی مسکین ہرگز داخل نہ ہونے پائےo اور وہ صبح سویرے پختہ ارادے کے ساتھ اس حال میں نکلے کہ (اپنے خیال میں پھل توڑنے پر) قادر تھے۔o پس جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے کہا بلاشبہ ہم یقیناً راستہ بھولے ہوئے ہیںo بلکہ ہم بے نصیب ہیںo ان

میں سے بہتر نے کہا کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتےo انھوں نے کہا ہمارا رب پاک ہے، بلاشبہ ہم ہی ظالم تھےo پھر ان کا ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا، آپس میں ملامت کرتے تھےo انھوں نے کہا ہائے ہماری ہلاکت! یقیناً ہم ہی حد سے بڑھے ہوئے تھےo امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس کے بدلے میں اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ یقیناً (اب) ہم اپنے رب ہی کی طرف راغب ہونے والے ہیںo اسی طرح (ہوتا) ہے عذاب۔ اور یقیناً آخرت کا عذاب کہیں بڑا ہے، کاش ! وہ جانتے ہوتے۔

تو دنیا کی زندگی دین پر عمل کی وجہ سے برباد نہیں ہوتی بلکہ دین پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے برباد ہوتی ہے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ لوگ مولویوں کے کرتوتوں کی وجہ سے اور دین کے نام پر غلط تعلیمات کی وجہ سے مذہب اور خدا سے ہی بیزار ہوگئے غلطی مولویوں کی بھی ہے غلط تعلیمات کی بھی ہے اور لوگوں کی بھی کہ کیوں صحیح دین نہیں سیکھتے ۔روس لا الہ پر پہنچا لیکن الا اللہ تک پہنچانے میں ہم نے کماحقہ کوشش نہیں کی یہ لاالہ پہنچنا اچھا تھا ہر غلط دین والوں کو لاالہ پر پہنچنا اچھا

ہے لیکن اصل اچھائی یہ ہے کہ الا اللہ پر پہنچے کیونکہ لا الہ الا اللہ کے بعد ہی خیر کامل حاصل ہوتا ہے۔ لا الہ الا اللہ کے بارے میں علامہ اقبال کے بہت سے اشعار ہیں۔

اسلام عقل اور سائنس کے خلاف نہیں آیات تشریعی اور آیات تکوینی میں ٹکراؤ نہیں ہوتا یہ لوگوں کی سمجھ ہے جس میں ٹکراؤ آتا ہے ابن تیمیہ نے درء تعارض العقل والنقل پوری کتاب لکھی ہے اس موضوع پر کہ اسلام صحیح عقل کے بالکل خلاف نہیں۔

اسلام رنگ , نسل , وطن, علاقہ اور زبان کے اختلافات کے باوجود سب ماننے والوں کو ایک ہی اسلام کا رنگ دیتا ہے یہ باقی چیزیں ایک تعارف ہی ہیں۔ اسلام کی دعوت پہلی محبتوں یعنی رسولوں اور کتابوں پر ایمان کو قائم رکھ کر نئی محبت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان کو ساتھ میں شامل کرتا ہے یعنی اسلام کامل محبت ہے۔آج جو وحدت انسانیت ،انسانی اخوت انسان دوستی ،انسانی آزادی، انسانی حقوق ،انسانی مساوات، مذہبی آزادی، بین الاقوامی قانون، بین الاقوامی رواداری، عالمی سیاست وغیرہ پر بات ہوتی ہے تو ان عالمی مقاصد کا تخیل و تصور دنیا

میں تعلیمات اسلامی ہی نے پیدا کیا ہے کیونکہ اسلام سے پہلے بین الاقوامیت کا نعرہ لگا کر کسی بھی ملت اور قوم نے کوئی بین الاقوامی پروگرام پیش نہیں کیا۔ آج اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کے زیادہ قریب کون سا مذہب اور دین ہے ؟ انقلابات کے لوگ غیر جانب دار یا خالص انسانیت کے حامل نہیں رہتے کیونکہ یا تو وہ خود مظلوم طبقے سے اٹھے ہوتے ہیں یا مظلوموں کے طرف دار ہوتے ہیں تو انتقام حسد اور عداوت کے جذبات کی وجہ سے ایک طبقہ کی طرف غصے اور نفرت کا اور دوسرے طبقے کی حمایت کا جذبہ لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

تو اصل نظام اللہ تعالی کا ہے اللہ تعالی انسانی جذبات سے منزہ ہے ۔انسان کی اصل طاقت بدن کی وجہ سے نہیں روح کی وجہ سے ہے ۔مادیات جو کہ بطفیل روح ہیں کے کتنے عجائبات ہیں آج کل تو خود روح اور روحانیت کے عجائبات اس سے بڑھ چڑھ کر ہیں ۔روحانی قوتوں کے مالک مادے کے غلام کبھی نہیں ہوئے بلکہ مادیات ہی نے خود ان کے اشارہ خم آبرو پر ہمیشہ دین کا کام کیا اور ان کی غلامی کی۔ روح کی اصل شان مادیت سے استغناء ہے مخلوق کسی حال میں بھی

بے عیب محض نہیں ہوسکتی اور کچھ بھی نہیں تو مخلوقیت کا عیب تواس سے نہیں ہٹ سکتا جس کی حقیقت عدم اصلی نکلتا ہے اور جب کہ مخلوق ذات کے درجے میں معدوم نکلیں تو ناگزیر ہے کہ درجہ ذات میں کمالات سے عاری بھی ہو کہ عدم ہی تمام نقائص اور عیوب کا منبع ہے اور ظاہر ہے کہ پھر اس عیب دار کے باکمال بننے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ وہ اسی منبع وجود ذات یعنی حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے استمال کرے جو کہ کمالات کا مخزن اور عیوب سے مبرا ہے نہ یہ کہ حصول کمال کے لئے اپنے سے ارذل ترین چیز(مادہ) کی طرف جھکنے لگے کہ مادیت انسان کے لیے نہ مابہ الشرف ہے نہ مابہ الفخر کیونکہ مادیت تو اس کی بھی وہی ہے جو گدھے اور بیل کی ہے اس سے واضح ہے کہ اگر حصول کمال کے لئے اپنے بدن یا مادیت کی طرف جو مجموعہ عناصراربعہ ہے رجوع کرے تو گویا آگ پانی مٹی اور ہوا سے کمال کا جویا ہو تو یہ استکمال نہیں بلکہ ازالہ کمال اور استحصال نفس ہے جو خود ایک بدترین اور شرمناک عیب ہے

عناصر اربعہ کی محتاجانہ خاصیتیں اور اخلاق ہیں آگ کے اندر تعلی اور ترفع ہے اور اسکا علاج تواضع ہے پانی کے اندر عدم ضبط نفس ،حرص وھوی ہے اور اسکا علاج قناعت ہے مٹی کے اندر قبض و بخل ہے اور اسکا علاج ایثار اور صدقہ ہے ہوا کے اندر شہرت پسندی اور انتشاریت ہے اور اسکا علاج اخفاء ہے سائنس انہیں ہوا پانی مٹی اور آگ کے پیچھے لگی ہوئی ہے سائنس کا بندہ اگر اللہ کا بندہ نہ رہے تو صرف مادے اور محسوسات کا رہے گا۔کہتے ہیں اگر خدا ہے تو یہ اتنی مصیبتیں کیوں ہے ہم کہتے ہیں اگر خدا نہ ہوتا تو یہ بے شمار نعمتیں بھی حاصل نہ ہوتیں تو اگر بے شمار نعمتوں کے پائے جانے کے باوجود بھی خدا کے اقرار سے فرار ہے تو مصیبتوں کی وجہ سے بھی خدا تعالیٰ کا انکار سراسر بغاوت ہے اگر تم خدا کا انکار کرکے سب کچھ اہمیت مادے کو دے رہے ہو تو مادےنے سائنس اور ٹیکنالوجی نے تمہاری مصیبتوں کو کم کیوں نہیں کیا یہ تو اور بڑھ گئیں بیماریاں جنگیں وغیرہ

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں جو ایمان رکھنے والے لوگ ہیں تو وہ مطمئن رہتے ہیں کیونکہ اطمینان کو ختم

کرنے والی چیزوں میں سے ایک بڑی چیز بزدلی ہے بزدل بنانے والی چیزیں وہ یہ ہیں جان و مال اور بال بچوں کی محبت ، یہ خیال کہ خدا کے بغیر کوئی مارنے والا ہے، اور یہ کہ آدمی اپنی تدبیر سے موت کو ٹال سکتا ہے تو موحد سمجھتا ہے کہ جان و مال بال بچے سب کا مالک اللہ تعالی ہے اور وہ ان سب چیزوں سے زیادہ اللہ تعالی سے محبت کرتا ہے اور یہ سب چیزیں اللہ تعالی کے لئے قربان کر سکتا ہے وہ جانتا ہے کہ زندگی اور موت صرف اللہ کے اختیار میں ہے وہ جانتا ہے کہ موت کے لئے وقت مقرر ہے آگے پیچھے نہیں ہوسکتا ہے ۔

نہ ختم ہونے والی جوانی اور نہ ختم ہونے والی زندگی صرف آخرت میں ہے لیکن نادان اسے دنیا میں چاہتا ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ مرنے کے بعد کچھ نہیں ہے تو بتائیں کہ اگر مرنے کے بعد حساب ہوا تو نقصان کس کا ہوگا قیامت کے ماننے والوں کا یا نہ ماننے والوں کا اور اگر بالفرض محال قیامت قائم نہ ہوئی حساب کتاب نہ ہوا تو ماننے والوں کا کیا نقصان ہوگا ؟تو معلوم ہے کہ کہ آخرت پر ایمان رکھنا انسان کو بہادر بناتا ہے اللہ پر توکل کرنا اور آخرت پر ایمان انسان کو بہتر بناتا ہے

فتح اور شکست کا اٹل قانون ہے کہ جو زندگی کو ہیچ سمجھتا ہے اور موت کے خطرے کو دل میں نہیں لاتا وہ جیتتا ہے اور جسے زندگی پیاری ہوتی ہے وہ مات کھاتاہے تو یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے آخرت پر ایمان کی عقیدے کو درست کرلیں اور مضبوط کرلیں

و اصل بات یہ ہے کہ انسان کو بہتر بنانے کی کوششیں کرنی چاہیے آپ سیاروں پر پہنچنے کی کوششوں میں ہیں تو کیا تم نے زمین کا نظام درست کر لیا ہے کہ آسمان کا انتظام کرنے چلے ہو اور اگر چیزیں بہت ہی خوبصورت ہوجائے لیکن انسان اچھے نہ ہو تو کیا فائدہ تو میں دوبارہ آپ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کے آپ کو اپنی کوششیں خود کو بہتر کرنے پر اور دوسرے انسانوں کو بہتر کرنے پر لگا دینی چاہیئے اور ساتھ میں آپ اللہ پر ایمان اور آخرت کے عقیدے کو مضبوط کریں۔

دوسری طرف وہ عقیدہ ہے جس میں صرف مادے کو حق اور واقعیت سمجھا جاتا ہے باقی غیر مادی تمام معنوی چیزوں کو بھی خام وخیال سمجھا جاتا ہے مادہ پرستی ہے یہ مادہ پرستی مثالیت پسندی کے مقابلے میں وجود میں آئی ہے تو مادہ پرستی غیر مادی

موجودات جن ،فرشتوں، شعور حتی کہ ذات خداوندی کا انکار کرتے ہیں یہ تغیر و تبدیل کو صرف زمان و مکان میں قید کرتے ہیں مادہ پرستی میں علم کا راستہ صرف حواس ہے ۔مادہ پرستی کا خطرہ صرف مسلمانوں کو نہیں تمام انسانوں کو ہے ۔مادے سے ہٹ کر بہت سی چیزوں کو جب اسلام ثابت کر لیتا ہے تومادہ پرستی کی دیواریں گر جاتی ہیں۔آج عزت اور ذلت، انسان کا ویلیو اور اعتبار تقوی پر نہیں مادیت پر ہے کہ کس کے پاس مادہ زیادہ ہے اسی مادیت نے لوگوں کو خود غرض بنالیا ہے پریشانیوں کا باعث خود غرضی ہے ۔یہ کرپشن کیوں ہے؟ مادہ پرستی کی اندھی تقلید کی وجہ سے ہی ہے لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں بڑے بڑے اداکار اور امیر ترین لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں کیوں؟ خودکشی کا اقدام دراصل روح کو آخری حد تک بیمار کرنے کا ہی نتیجہ ہے ۔ اور خودکشی کرنے والا بظاہر تو خود اپنے آپ ہی کا قاتل ہوتا ہے لیکن اس خودکشی کے پیچھے کتنے اور چھپے ہوئے قاتل ہوتے ہیں۔ تو خود کو بھی سکون دو دوسروں کو بھی ،کوئی آپ کی وجہ سے اپنی زندگی کا ہی خاتمہ نہ کر بیٹھے۔ صرف دنیا کے پیچھے نہ پڑ جاؤ، مسلم غیر مسلم سب ایک جیسے دنیا کماتے

رہتے ہیں لیکن کس کو اطمینان ہوتا ہے؟ لوگوں کی دیکھا دیکھی نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق اشیاء خریدو ،انسانی ضروریات کے لئے تو اس دنیا میں وسائل بہت ہیں لیکن خواہشات کی تو کوئی حد نہیں ضروریات کی بجائے خواہشات پر چلنے کی وجہ سے آج حالت یہ ہے کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے پانی تو فروخت کیا جا رہا ہے آکسیجن اور صاف ہوا بھی فروخت کی جانی شروع ہوچکی ۔بہت سے لوگ دولت مانگتے ہیں لیکن جب دولت مل جاتی ہے رشتہ دار دوست ختم ہوچکے ہوتے ہیں کیونکہ دولت کی چکر میں اس نے ان کو نظر انداز کیا ہوتا ہے اور بہت سی غذائیں بند کر دی جاتی ہیں ڈاکٹروں کی طرف سے کیوں کہ دولت کی نشے میں یہ ہر چیز پیٹ میں ڈال رہا تھا۔

مادہ پرستی میں انسانیت کو گم کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ اپنے مفاد کے لیے ہزاروں لاکھوں انسانوں کی زندگیوں سے کھیلا جارہا ہوتا ہے انسانی عالمی بھائی چارے کو طرح طرح کے ناموں سے تقسیم در تقسیم کردیا گیا ہے ۔

جب تک لوگ مذاہب کے پابند تھے تو برائیاں تھیں لیکن اچھائی اور برائی کی تمیز قائم رہی لیکن جس وقت سے اللہ کا انکار یا بغاوت اور ترک مذہب کا سلسلہ شروع ہوا ہے اسی وقت سے اچھائی اور برائی کا فرق اور امتیاز اٹھتا چلا آرہا ہے اس وقت لوگوں نے عقل کو خدا بنا لیا ہے اور سب سے بڑا بت انسان کا پیٹ اور اس کی نفسانی خواہشات ہے۔تو ضروری ہے کہ تمام انسان سچے مذہب کو تلاش کریں۔ کسی مذہب پر غور کرتے ہوئے سب سے پہلے دو ہی بنیادی حقیقتیں دیکھی جاتی ہیں ایک یہ کہ اس نے خدا کا کیا تصور دیا ہے دوسرا یہ ہے کہ اس نے انسان کو کیا مقام دیا ہے تو جب دیکھا جائےاسلام نے اللہ کا بہترین تصور دیا ہے اور انسان کا بہترین مقام بیان کیا ہے۔ اسی طرح کسی نبی کی سچائی کو معلوم کرنا وہ دو طریقے سے ہوتا ہے ان کی ذاتی زندگی کی جانچ اور ان کی تعلیمات کی جانچ تو یہ صفت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے ان کی ذاتی زندگی مکمل صاف ستھری ہے اور ان کی تعلیمات بھی سورج کی روشنی کی طرح عیاں ہیں ۔

ایمان ہی نجات کا راستہ ہے باقی اگر دیکھا جائے تو قومیں دنیوی اعتبار سے بڑی ترقی یافتہ تھی لیکن بد عقیدگی اور بداعمالیوں کی وجہ سے تباہ ہوئیں آج بھی سوچنا چاہیے قوموں کو۔اب دنیا کے غیرمسلموں کے بڑے لوگ ٹھوکریں کھا کھا کر قرآن کی باتوں اور فیصلوں کو اختیار کرنے لگ گئے ہیں اگرچہ یہ حضرات کسی مصلحت سے قرآن و اسلام کا نام نہیں لیتے مگر باتیں وہی ہیں جو قرآن چودہ سو برس سے کہتا چلا رہا ہے ۔

اللہ اور اللہ کے دین سے غفلت اور گناہوں کی وجہ سے آج دنیا میں یہ سارا فساد ہے جب مذہبی لوگوں نے بھی بد اعمالیاں شروع کی اور ظالم لوگوں کا ساتھ دیا تو عوام نے مذہب سے ہی نفرت شروع کر دی اور خود کو مذہب سے آزاد کرنا شروع کر دیا۔اصل قوت وہی ہے جس سے خلافت فاروقی میں کسریٰ اور قیصر کی قوتیں ختم ہوگئی تھیں اور وہ ایمان کی قوت ہے مسلمانوں کو اس قوت کی اشد ضرورت ہے۔آخر میں چند آیات کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں آپ اس پر توجہ دیں اور پوری دلجمعی کے ساتھ اس پر سوچیں۔

اور انھوں نے کہا ہماری اس دنیا کی زندگی کے سوا کوئی (زندگی) نہیں، ہم (یہیں) جیتے اور مرتے ہیں اور ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا، حالانکہ انھیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں، وہ محض گمان کر رہے ہیں ۔ سورۃ الجاثیۃ آیت 24.

سو تجھے نہ ان کے اموال بھلے معلوم ہوں اور نہ ان کی اولاد، اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ انھیں ان کے ذریعے دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔سورۃ التوبہ آیت 55.

جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور یقیناً ہم ان لوگوں کو جنھوں نے صبر کیا، ضرور ان کا اجر بدلے میں دیں گے، ان بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔ سورۃ النحل آیت 96.

دنیا کی زندگی کی مثال تو بس اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے ساتھ زمین سے اگنے والی چیزیں خوب مل جل گئیں، جس سے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں، یہاں تک کہ جب زمین

نے اپنی آرائش حاصل کرلی اور خوب مزین ہوگئی اور اس کے رہنے والوں نے یقین کرلیا کہ بے شک وہ اس پر قادر ہیں تو رات یا دن کو اس پر ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اسے کٹی ہوئی کردیا، جیسے وہ کل تھی ہی نہیں۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لیے آیات کھول کر بیان کرتے ہیں جو خوب سوچتے ہیں۔ سورہ یونس آیت 34.

جان لو کہ بے شک دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل ہے اور دل لگی ہے اور بناؤ سنگھار ہے اور تمھارا آپس میں ایک دوسرے پر بڑائی جتانا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے، اس بارش کی طرح جس سے اگنے والی کھیتی نے کا شتکاروں کو خوش کردیا، پھر وہ پک جاتی ہے، پھر تو اسے دیکھتا ہے کہ زرد ہے، پھر وہ چورا بن جاتی ہے اور آخرت میں بہت سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بڑی بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔ سورۃ الحدید آیت 20.

وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے

اور وہی سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔ سورۃ الملک آیت 2.

تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔ سورہ آل عمران آیت 110.

شیطان تمھیں فقر کا ڈراوا دیتا ہے اور تمھیں شرمناک بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمھیں اپنی طرف سے بڑی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ سورہ بقرہ آیت 268.

بلاشبہ تم سے پہلے بہت سے طریقے گزر چکے، سو زمین میں چلوپھرو، پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا ؟ سورہ آل عمران آیت 137

بیشتر باتیں مفتی ابو احمد عبداللہ کی دو کتابوں مادہ پرستی اور اسلام ، عالمی مشکلات کا یقینی حل سے ماخوذ ہیں تفصیل کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ کریں۔ شکریہ ۔ جزاک اللہ خیرا

قرآنی تعلیمات کو حاصل کرنے کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 00923172134743

قاری ندیم ایاز

اور فیس بک پیج

http://www.facebook.com/peaceofmind.na

لائک کیجئے .